مفتی ابو معاویہ منظور احمد تونسوی

آخری قسط

آزر ـــــ کون ؟

چند شبہات کا ازالہ

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں امام ابی العباس شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی ؒ المتوفی ۹۲۳ھ لکھتے ہیں :

وابراهيم هو ابن آزر واسمه تارح بفوقية وراء مفتوحة آخره حاء مهملة ابن ناحور بنون ومهملة مضمومة ابن شاروخ بمعجمة وراء مضمومة آخره خاء معجمة ابن راغو بغين معجمة ابن فالغ بفاء ولام مفتوحة بعدها خاء معجمة ابن عيبر ويقال عابر وهو بمهملة وموحدة ابن شالخ بمعجمتين ابن ارفخشد بن سام بن نوح۔

(ارشاد الساری صفحہ ۳۴۲ ج ۵ مطبوعہ احیاء التراث العربی بیروت لبنان

اور ابراہیم (علیہ السلام) وہ بیٹے ہیں آزر کے اور نام اس کا تارح (تاء فوقانیہ اور راء مفتوحہ اس کے آخر میں خاء مہملہ ہے) ابن ناحور (شین معجمہ کے ساتھ) ابن فالخ (فاء اور لام مفتوحہ اس کے بعد خاء معجمہ) ابن عیبر عابر بھی کہا گیا ہے (راء مہملہ اور موحدہ کے ساتھ) ابن شالخ، ابن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام ،

آگے لکھتے ہیں کہ اس نسب نامہ میں جمہور میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا، البتہ بعض ناموں کے تلفظ میں اختلاف کیا گیا ہے۔

امام موصوفؒ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شرح کرتے ہوئے دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

(حدثنا اسمٰعیل بن عبد اللہ)
بن ابی اویس الاصبحی بن اخت
الامام مالکؒ (قال اخبرنی
ولابی ذر (حدثنی کلاهما بالافراد
(اخی عبد الحمید) ابو بکر الاعشی
بن ابی اویس (عن ابی ذئب) محمد
بن عبد الرحمٰن (عن سعید)
ابن ابی سعید (المقبری) بضم
الموحدة (عن ابی هریرة
رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ
علیه وسلم) انه (قال یلقی
ابراهیم ابوه (آزر یوم القیامة
وعلی وجه آزر یوم القیامة
وعلی وجه آزر (قترة) سواد
کالدخان (وغبرة) غبار
وتقدیم الظرف للاختصاص
(فیقول له ابراهیم الم اقل
لك لا تعصنی) مجزوم علی النهی
بحذف حرف العلة (فیقول
ابوه فالیوم لا اعصیك فیقول
ابراهیم یا رب انك وعدتنی

حدیث کی سند بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے ملیں گے جب کہ اس کے منہ پر سیاہی چھا رہی ہو گی اور چہرہ غبار آلود ہوگا تو ابراہیم علیہ السلام اس سے فرمائیں گے کہ میں نے تجھے نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی مت کرو تو اس وقت آزر کہے گا کہ اب تیری نافرمانی نہیں کروں گا تو پھر ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے اے میرے پروردگار! تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ تھا کہ مجھے رسوا نہیں کرے گا۔ جس دن مردے اٹھائے جائیں گے تو اس سے بڑھ کر

ان لا تخزینی) ای لا تهیننی
ولا تذلنی (یوم یبعثون
فای خزی اخزی من (خزی
(ابی) آزر (الابعد) من
رحمة الله وعبر بافعل التفضیل
لان الفاسق بعید والکافر
ابعد منه (فیقول الله تعالی
انی حرمت الجنة علی الکافرین)
ای وان اباک کافر فهی حرام علیه
(ثم یقال له ابراهیم فانظر
ما تحت رجلیک فینظر فاذا
هو بذیخ) بذال وخاء معجمتین
بینهما تحتیة ساکنة ذکر
ضبع کثیر الشعر والانثی
ذیخة والجمع ذیوخ واذیاخ
وذیخة (متلطخ) بالرجیع
او بالدم صفة لذیخ وعند
الحاکم من طریق ابن سیرین
عن ابی هریرة فیمسخ الله اباه
ضبعا (فیؤخذ بقوائمه)
بضم الیاء وفتح الخاء مبنیًا
للمفعول (فیلقی فی النار) وعند
ابن المنذر فاذا رآه کذلک
تبرأ منه والحکمة فی

اور کیا رُسوا ہوگی کہ میرا باپ آزر آج
رحمت سے دور کر دیا گیا ہے (اس وقت)
ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کے متعلق
افعل تفضیل یعنی مبالغے کا صیغہ استعمال
فرمائیں گے ابعد یعنی رحمت خداوندی سے
بہت ہی دور) تو اللہ تعالیٰ ان کے جواب میں
فرمائیں گے کہ میں نے اپنی جنت کافروں پر
حرام کر دی ہے یعنی اے خلیل علیہ السلام
تیرا باپ کافر ہے اور یہ جنت اس پر حرام
ہے پھر ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا
کہ اپنے پاؤں کے نیچے دیکھو۔ پس
جب ابراہیم علیہ السلام اپنے پاؤں
کی طرف دیکھیں گے تو وہ خون اور گوبر میں
لت پت ایک کفتار ہوگا (پھر لفظ ذیخ
کا اعراب ضبط کیا کہ پہلے ذال معجمہ ہے
پھر خاء معجمہ ان دونوں کے درمیان یا
تحتانیہ ساکنہ ہے اور یہ نام ہے زیادہ
بالوں والے مذکر کفتار کا، اس کی مؤنث
ذیخہ آتی ہے اور جمع ذیوخ اذیاخ) پھر
مسخ شدہ آزر کو آگ میں ڈال دیا جائے
گا۔ اور حاکمؒ نے ابن سیرینؒ کے طریق سے
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ
اللہ تعالیٰ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے باپ
کو ضبع (کفتار) کی صورت میں مسخ کر دیں گے

کونہ وکان قبل حملته الرأفة
علی الشفاعة له فظهرله فی
هذه الصورة المستبشعة لیتبرأ
منه والحکمة فی کونه مسخا
ضبعا دون غیره من الحیوان
ان الضبع احمق الحیوان ومن
حمقه انه یغفل عما یجب
التیقظ له فلما لم یقبل
آزر النصیحة من اشفق
الناس علیه وقبل خدیعة
الشیطان اشبه الضبع الموصوف
بالحمق قاله الکمال الدمیری
وفی هذا الحدیث دلیل علی ان
شرف الولد لا ینفع الوالد
اذا لم یکن مسلما وهذا الحدیث
اخرجه ایضا فی تفسیر سورة
الشعراء الخ۔!
(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری للقسطلانی
ص۲۴۳ وص۲۴۴ ج ۵)

اور پھر اس کے پاؤں سے پکڑ کر اس کو
آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور منذر سے
روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب اس
کو مسخ شدہ صورت میں دیکھیں گے تو فرمائیں گے
تو میرا باپ نہیں ہے اس سے پہلے ازراہِ شفقت
ابراہیم علیہ السلام شفاعت کریں گے، لیکن جب
اس کو اس بگڑی ہوئی صورت میں دیکھیں گے
تو اس سے برأت اختیار کرلیں گے، یعنی
اس سے لاتعلق ہوجائیں گے۔ اور آزر کے
ضبع (کفتار) کی صورت میں مسخ ہونے میں حکمت
یہ ہے کہ ضبع (کفتار) تمام حیوانوں سے زیادہ
احمق ہے اور آزر بھی سب سے بڑا احمق تھا
اس لئے کہ اس نے تمام کائنات سے زیادہ
شفیق انسان سے نصیحت قبول نہ کی، اور
شیطان کے دھوکے میں آکر حماقت میں ضبع
کے مشابہ ہوگیا جیسا کہ محدث دمیری نے
کہا۔ اور اس میں اس بات پر بھی دلیل موجود ہے
کہ بیٹے کی شرافت اور فضیلت باپ کو کچھ فائدہ
نہیں دیتی۔ جب کہ باپ مسلمان نہ ہو یعنی غیر مسلم
باپ کو عذاب خداوندی سے بیٹے کی نیکی
نہیں بچاسکتی الخ۔

ارشاد الساری شرح البخاری جلد ہفتم میں علامہ قسطلانی رح لکھتے ہیں:

وبہ قال (حدثنا اسمعیل)
بن ابی اویس واسمہ عبداللہ

الامام ابی العباس شہاب الدین احمد بن محمد
القسطلانی المتوفی سنہ ۹۲۳ھ اپنی شرح صحیح بخاری

الاصبحی المدنی قال رحدثنا)
ولابی ذرحدثنی بالافراد
راخی) عبد الحمید رعن ابن
ابی ذئب) محمد عبد الرحمٰن
رعن سعید المقبری عن ابی
هریرة رضی الله عنه عن
النبی صلی الله علیه وسلم)
انه رقال یلقی ابراهیم)
رعلیه الصلوٰة والسلام) راباه)
زاد فی حدیث الانبیاء یوم القیامة
وعلی وجه آزر قترة وغبرة
فیقول له ابراهیم علیه الصلوٰة
والسلام الم اقل لك لا تعصنی
فیقول ابوه فالیوم لا اعصیك
رفیقول) ابراهیم ریا رب انك
وعدتنی ان لا تخزنی) ولابی
ذران لا تخزینی ریوم یبعثون)
زاد فی احادیث الانبیآء فای
خزی اخزی من ابی الابعد
رفیقول الله انی حرمت الجنة
علی الکافرین) وزاد فی احادیث
الانبیآء ایضاً فیقال یا ابراهیم
ماتحت رجلیك فینظر فاذا بذیخ
متلطخ فیومئذ یقوا ئمه فیلقی

میں فرمان باری تعالیٰ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ
یُبْعَثُوْنَ الآیہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے
لکھتے ہیں کہ ہمیں اسمٰعیل ابن ابی اویس نے
بیان کیا اور نام اس کا عبداللہ الاصبحی المدنی ہے
وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی عبدالحمید
نے بیان کیا اور ابوذر کی حدیث میں جمع
رحدثنا) کے بجائے حدثنی مفرد کا صیغہ
استعمال ہوا ہے۔ عبدالحمید روایت کرتے
ہیں ابن ابی ذئب محمد بن عبدالرحمٰن سے
اور وہ روایت کرتے ہیں سعید المقبری
سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ سے
اور حضرت ابوہریرہؓ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے
ملاقات کریں گے اور حدیث انبیاءؑ میں "یوم
القیامۃ" کے الفاظ زیادہ مروی ہیں، یعنی
ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے قیامت
کے روز ملیں گے جب کہ اس کے چہرے پر ذلت
اور سیاہی چھا رہی ہوگی تو ابراہیم علیہ السلام
اس سے فرمائیں گے کیا میں تجھے کہتا نہیں تھا کہ
میری نافرمانی نہ کرو! تو آزر جواب دیں گے
کہ آج کے دن تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔
ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ اے میرے
ربّ تو نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے

في النار وفي رواية ايوب عن
ابن سيرين عن ابي هريرة
عند الحاكم فيمسخ الله اباه ضبعًا
فيأخذه بانفه فيقول يا
عبدي ابوك هو وفي حديث
ابي سعيد عند البزار والحاكم
فيحوّل في صورة قبيحة و
ريح منتنة في صورة ضبعان
زاد ابن المنذر من هٰذا الوجه
فاذا رأه كذالك تبرأ منه
قال لست ابي وكان تبرؤه
منه في الدنيا حين مات
مشركًا فقطع الاستغفار له
كما اخرجه الطبري باسناد
صحيح عن ابن عباس رضؓ وقيل
تبرأ منه يوم القيامة لما
منه حين مسخ كما صرح
به ابن المنذر في رواية وقد
يجمع بينهما بانه تبرأ منه
في الدنيا لما مات مشركًا
فترك الاستغفار له فلما
رأه في الأخرة رق له فسئل
الله فيه فلما مسخ اليس منه
حينئذٍ وتبرأ منه تبرأ ابدًا

رسوا نہیں کرے گا اور ابوذرؓ کی روایت میں
لا تخزنی کے بجائے تخزینی کے الفاظ ہیں)
قیامت کے دن اور حدیث انبیاء میں اتنا
اضافہ کیا گیا ہے "فای خزی اخزی من ابی
الابعد یعنی میرے لئے اس سے بڑھ کر اور
کیا رسوائی ہوگی کہ میرے باپ کو رحمت
اور نجات سے محروم کرکے دور کر دیا گیا ہے،
اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں نے
کافروں پر اپنی جنت کو حرام کر دیا ہے احادیث
انبیاء میں یہ بھی اضافہ کیا گیا ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام سے کہا جائے گا کہ تیرے پاؤں
کے نیچے کیا ہے؟ جب ابراہیم علیہ السلام
دیکھیں گے تو وہ ایک کفتار یعنی ضبع ہوگا جو
گوبر وغیرہ میں لت پت ہوگا پھر اس کے
پاؤں سے پکڑ کر آگ میں ڈالا جائے گا۔
ایوب عن ابن سیرین عن ابی ہریرہؓ کی روایت
میں ہے جس کو حاکم نے روایت کیا کہ
ابراہیم علیہ السلام کے باپ (آزر) کو اللہ تعالیٰ
مسخ کرکے ضبع (کفتار) کی صورت میں بدل دے
گا اور پھر اس کے ناک سے پکڑا جائے گا اور
اس سے کہا جائے گا اے میرے بندے یہ تیرے
باپ ہیں، بزاز اور حاکم میں ابو سعید کی روایت
میں ہے کہ آزر کو نہایت بری شکل اور بدبو
دار ضبع (کفتار) کی صورت میں تبدیل کر دیا جائیگا

قبل والحكمة فی مسخه للمنفر ابراهیم منه ولئلا یلقی فی النار علی صورته فیکون فیه غضاضة علی الخلیل صلی الله علیه وسلم۔

(ارشاد الساری شرح الصحیح البخاری ص ۲۷۹ ج ۷)

آپ کے مطالعہ کے لئے بہترین کتابیں

- صحابۂ کرام اور اہل بیت نبوت کے تعلقات ورشتہ داریاں۔ حکیم محمود احمد ظفر ۳۰/- روپے
- سیدنا علی شخصیت وکردار 〃 ۱۵۰/-
- سبائی فتنہ — ابوریحان سیالکوٹی ۱۲۵/-
- تجدید سبائیت — مولانا محمد اسحٰق صدیقی ۱۲/-
- قادیان سے اسرائیل تک، ابو مدثرہ ۴۰/-
- قادیانیوں کو دعوت حق — مولانا محمد عبداللہ ۲۰/-

اسلام اور مرزائیت — مولانا محمد عبداللہ ۱۵/-
گریٹ آربیٹر (انگریزی) سوانح سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۴۰/-
شعور — چودھری افضل حق ۳۵/-
میرا افسانہ — ۱۱۰/-
مسئلہ ختم نبوت علم وعقل کی روشنی میں۔ ۲۰/-

بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

اور ابن منذر نے اتنا اضافہ اور کیا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کو اس بری شکل میں دیکھیں گے تو اس سے لاتعلقی اور تبرّی کا اعلان فرمادیں گے اور کہیں گے کہ یہ میرا والد نہیں ہے جیساکہ آزر نے دنیا میں اس سے لاتعلقی کا اظہار کیا تھا جب کہ وہ حالت شرک میں فوت ہوا تو ابراہیمؑ نے اس کے حق میں استغفار ختم کردی، جیسا کہ طبری نے صحیح سند کے ساتھ ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قیامت کے دن جب آزر کی صورت مسخ ہوجائے گی تو ابراہیمؑ ناامید ہوکر اس سے برأت اختیار فرمالیں گے جیساکہ ابن منذر نے اس کی تصریح کی ہے، وجہ تطبیق دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ دنیا میں جب آزر مشرک مرا تو ابراہیمؑ اس سے لاتعلق ہوگئے اور اس کے حق میں استغفار کرنا ترک کردیا اور پھر جب آخرة میں اس کو دیکھیں گے تو اس وقت ابراہیم علیہ السلام اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لاتعلقی اختیار کرلیں گے اور یہ بھی کہا ہے کہ اس کے مسخ کرنے میں حکمت یہ تھی کہ ابراہیم علیہ السلام اس سے نفرت کریں اور اس کو مسخ شدہ صورت میں جہنم میں ڈال دیا جائے اس میں بھی ابراہیم علیہ السلام کی عزت ملحوظ ہوگی۔!